خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

قلندر شعور اکیڈمی کے طلباء سے خطاب 4 اپریل 2008

Acd vol 170

Track 1

Time:45:24

اللہ تعالیٰ سے معاہدے کی خلاف فرضی کرنے والے لوگ کون ہیں ؟

...اعوذ با اللہ

... بسم اللہ

... اقرابسم ربک الذی

...ربنا اتنا فی دنیا حسنہ

آپ سب حضرات کو قلندر شعور اکیڈمی کے پرنسپل صاحب نے عظیمیہ جامع مسجد میں اس لئے جمع کیا ہے کہ قلندر شعور اکیڈمی کے افراض و مقاصد کے بارے میں آپ لوگ آگاہ ہو جا ئیں ۔ابھی میں نے قرآن پاک کی دو آیاتیں آپ کے سامنے تلاوت کی ہیں ۔پہلی آیت یہ ہے اقرابسم ربک الذی خلق...پڑھ یا پڑھی ہے اپنے رب کے نام سے جس نے آپ کو تخلیق کیا آپ کو پیدا کیا اقرا ورب قل الذی ...اور پڑھئے اپنے رب کے نام سے جو معزیز ہیں محترم ہیں علما بل قلم ... اور جس نے آپ کو قلم کے ذریعے علم سیکھا یا دوسری آیات کا ترجمہ یہ ہے ربنا اتنا فی دنیا حسنہ...اے ہمارے رب ہماری دنیا کو اچھا کر دے ہو فی الاخرات حسنہ...اور ہماری آخرت کو بھی اچھا فرما دے ۔وقینا عذاب النار...اور ہمیں عذاب ناک زندگی سے محفوظ فرما اور ہماری حفاظت فرما ۔رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین ہیں ۔غار حرامیں تشریف لیجاتے تھے اور اللہ کی نشانیوں پر غوروفکر فرما یا کرتے تھے ۔غوروفکر سے مراد یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کے ذریعے اللہ تعالیٰ کو تلاش کر تے تھے ۔اللہ تعالیٰ کو ڈھوندتے تھے ۔اللہ تعالیٰ سے تعارف حاصل کر نا چاہتے تھے ۔اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو بھیجا حضرت جبرائیل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے آکر رسول اللہ ﷺ سے فرما یا ؛پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے تجھے پیدا کیا تخلیق کیا۔ پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے اپنی عنایت مہربانی اور کرم سے تمہیں علم سیکھا یا قلم کہتے ہیں اس عنایت میں انسان کی فضلیت اس بات پر ہے جو اللہ تعالیٰ نے اارشاد فرمائی ہے کہ وہ علم جانتا ہے ۔اور علم بھی وہ جانتا ہے جس علم کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا تعارف حاصل ہو تا ہے ۔آدمی اللہ تعالیٰ کو جانتا ہے ۔علم کی

صورت حال سے آپ سب لو گ واقف ہیں ایک علم یہ ہے جو ہم دنیا داری کو
درست طریقے سے گزارنے کے لئے سیکھتے ہیں مثلاً یہی علم ہے آپ ابتدائی
کلاسوں میں بچو ں کو نر سری کلاس میں داخل کر تے ہیں پھر لا ئبری پاس کر
اتے ہیں پھر میٹرک ہو تی ہے پھر

Phd,Ma,Ba,Fa

وغیرہ وغیرہ لیکن یہ سارے علوم سیکھنے کے لئے بھی سیدنا حضور علیہم
الصلوٰۃو السلام نے حکم فرمایا ہے کہ اگر تمہیں یہ چین میں علم ملے تو چین
چلے جا ئو ،اور وہاں جاکر علم سیکھو ،تو علم کی افادیت اور فضلیت چاہے وہ
دین کا ہو،چاہے وہ دنیا کاہورسول اللہ کے ارشاد کے مطابق علم کی فضلیت
ہے ۔لیکن ایک علم وہ ہے جو علم اللہ بندے کو سیکھا تا ہے ۔اللہ اپنے بندوں کو
سیکھا تا ہے فرشتو ں کے ذریعے،انبیاء علیہم الصلوٰۃو السلام کے ذریعے ،اولیاء اللہ
کے ذریعے ،اور ایک علم جو ہے بندے بندوں کو سیکھا تے ہیں جو علم بندے بندوں
کو سیکھا تے ہیں اس علم کو ہم علم حصولی کہتے ہیں ،یعنی وہ علم جوکاغذ
قلم کے ذریعے،استاد شاگرد یہ ذریعے سیکھا جا تا ہے لیکن وہ علم انسانو ں کا بنا
، یا ہوا علم ہوتا ہے ،جیسے آج کا سائنس ہے

Maths

ہیں اور بہت سارے علوم جو آج رائج ہیں یہ انسانوں کے بنا ئے ہو ئے علم ہے ۔
یہ بات اپنی جگہ اہم ہے کہ ا نسانوں کو بھی یہ علم کی روشنی اللہ کی طرف
سے ہی ملی ہے ۔لیکن ایک علم وہ ہے جو براہ راست اللہ تعالیٰ سیکھا تے
ہیں ۔اب اس کے طریقے ہیں فرشتوںکے ذریعے ،خود اللہ تعالیٰ سیکھا دیں ۔
فرشتوں کے جو سیکھے ہو ئے پیغمبر ہیں ان کے ذریعے ،پیغمبر وں نے جن لوگوں
کوسیکھا یا ان کے ذریعے جنہیں ہم اولیا ء اللہ کہتے ہیں ،تو علم کی دو سورتیں
ہمارے سامنے آئیں ۔ایک علم وہ ہے جو براہ راست اللہ تعالیٰ سے فرشتوں سے
اللہ تعالیٰ نے فرشتے بنائے ہیں جن فرشتوں کی ڈیوٹی لگا ئی ہے ۔ پیغمبروں کے
ذریعے ،صحابہ اکرام کے ذریعے ،اولیا ء اللہ کے ذریعے سیکھا ئے جا تے ہیں ۔تو دو
علم کی صورتیں ہمارے سامنے آئیں ایک علم وہ ہے جو دنیا داری کے کام آتا ہے ۔
جیسے آپ میٹرک کر لیں نوکری مل جائے گی ،آپ بی اے کر لیں نوکری مل جائے
گی ،بی ایٹ کر لیں اسکول کی ملازمت مل جائے گی وغیرہ وغیرہ اور ایل علم
وہ ہے جو بندے کو اللہ سے متعارف کر اتا ہے اور بندے کو اللہ سے قربت عطا
فرما تا ہے اور بندے کو اللہ کے محبوب بندوں سے قریب کر تا ہے ،اور بندے کے
اس دنیا میں بھی کام آتا ہے اور مرنے کے بعد بھی کام آتا ہے ۔مثلا

Maths

پڑھ لیاتو

Maths

آپ کی اس دنیا میں کام آئے گا ۔آپ کاروبار کریں گے حساب کتاب میں
چاہئے،ملازمت کر یں گے اس میں چاہئے ،لیکن یہ

Maths

مرنے کے بعد آپ کے کام نہیں آئے گا ۔آپ یہاں دوکان کر لیں تو مرنے کے بعد
دوکان کا کو ئی تصور ہی نہیں ہے ،آپ یہاں ملازمت کر لیں تو مرنے کے بعد
ملازمت کا کو ئی تصور ہی نہیں ہے ۔آپ یہاں دوکان یا فیکٹری کھول لیں تو
مرنے کے بعد دوکان اور فیکٹری کا کو ئی تصور ہی نہیں ہے ۔تو اب علم کی دو
صورتیں ہو گئی ایک وہ ہے جو دنیا میں کام آتا ہے دنیا کو اچھا کر تا ہے ۔اور ایل
علم جو ہے دنیا و دین دونوں میں کا م آتا ہے ۔ربنا اتنا فی دنیا حسنہ ...کہ وہ
علم دونوں جگہ کام آتا ہے ۔دنیا میں بھی کام آتا ہے دنیا میں کیا کام آتا ہے الا انا
ہو اولیائ...کہ اللہ کے جو دوست اللہ کا علم سیکھ لیتے ہیں اللہ کا دوست وہ
نہیں ہو گا نہ جو اللہ کہے وہ سیکھ لے گا ان کے اندر سے خوف اور غم دونوں
نکل جا تے ہیں الا انا هو اولیاء اللہ الاخوف...اولیاء اللہ کی کیا تعریف ہو گی وہ
اللہ کا دوست ہے ۔دوست کی کیا تعریف ہو گی ۔جو دوست کو جانتا ہو جو
دوست سے قربت رکھتا ہو،جو دوست کی پسندیدہ باتو ں کو قبول کر تا ہو ۔اور
اس پر عمل کرتا ہو۔یہ دو دو علم ہو گئے ۔ایک حصولی علم ہو گیا ایک خضوری
علم ہو گیا ۔ حصولی علم کے لئے بالکل یہ ضروری نہیں ہے کہ آپ بی اے کر لیں
کو ئی ضروری نہیں ہے آپ کا ملازمت مل جائے آپ انجینئر ہو جائیں ۔بالکل
ضروری نہیں ہے کہ انجینئر کو آپ ضروری نوکری مل جائے ۔مل بھی سکتی ہے
نہیں بھی مل سکتی یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ملازمت سے آپ کا فارغ کر دیا
جائے ۔اور دوسرا علم جو اللہ کا علم ہے، فرشتوں کا علم ہے ،پیغمبر علیہم
الصلوٰۃو السلام کا علم ہے ،سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃو السلام کا علم ہے ،تو ب
جب ہم یہ سیکھ لیتے ہیں تو اس کا فائدہ ہمیں یہاں بھی ہو تا ہے اس دنیا میں
بھی ہمیںفائدہ ہو تا ہے اور آخرت میں بھی فائدہ ہو تا ہے ۔دنیا میں کیا فائدہ
ہو تا ہے ہمیں سکون ملتاہے ہمارے اندر سے ڈر اور خوف نکل جا تا ہے ۔
ہماری اللہ سے دوستی ہو جا تی ہے ۔اللہ ایک بادشاہ سے دوستی ہو جائے
کسی کی دنیا کی فارقت اسے بھی مل جاتی ہے ۔اب اللہ سے دوستی بادشاہوں
کا بادشاہ تو دنیا وی جو پریشانیاں ہیں وہ ظاہر ہو جائیں گی آپ اللہ کے دوست
بن جائیں گے تو اللہ تعالیٰ نے خود ہی فاصلہ فرما دیا ہے کہ اللہ ۔ دوستوں کا
خوف اور غم نہیں ہو تا ۔دنیا کے علم میں آپ کو نوکری تو مل جائے گی ۔لیکن
غم اور خوف سے آپ کا نجات نہیں ملے گی ۔جتنا زیادہ ہی دنیا کے علوم حاصل کر
لیں گے اتنے ہی زیادہ آپ کے اوپر خوف اور غم کا غلبہ زیادہ ہو جا ئے
گا ۔،لازمت چھوٹنے کا خوف اور اگر ملازمت چھوٹ گئی تو ا س کا غم یہ ایک
سلسلہ ہے پورا الاکھوں پریشانیوں کا اور غم کا یعنی جب اللہ کا کو ئی دوست

بن جا تا ہے تو اس کو نہ خوف ہو تا ہے نہ غم ہو تاہے۔ اور جب زندگی میں
ایسے خوف اور غم نکال لیا گیا سوائے سکون کے، سوائے خوشی کے ،راحت
کے ،آرام کے ،آسائش کے ،کچھ کہنے کے کیا دولغا ہی نہیں ہے ۔اللہ کا علم
سیکھنے سے سکون ملتا ہے ۔اب ایک آدمی ہے اللہ کا دوست ہے اب اس کی
روزی تنگ ہو گئی تو روزی تنگ ہو نے میں اس سے ظاہر ہے اسے سکون تونہیں
ملے گا تو ا س کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کے دوست پر کبھی روزی تنگ ہوتی ہی
نہیں ہے ۔روزی تنگ ہو گی تو پریشانی کھڑی ہو جائے گی ۔اللہ کہتے ہیمیرے
دوست کو تو پریشانی نہیںہو تی ۔کسی چیز کے ضائع ہو نے کا غم ہو تا ہے اللہ
کے دوست کوغم نہیں ہو تا تو اس کی کو ئی چیز بھی ظاہر نہیں ہو تی اگر کو
ئی چیز اس سے الگ ہو تی ہے ۔تو وہ کہتا ہے بھئی اللہ کی چیز تھی اللہ نے لے
لی ۔اللہ کی امانت تھی اللہ نے لے لی اللہ مجھے اور دے دے گا ۔تو علم کی دو
صورتیں آپ کے سامنے ہیں ۔ ایک علم دنیاوی جس کو حصولی علم کہتے ہیں ۔
اور ایک علم دین کیا دینی جس میں آپ کی دنیا بھی شامل ہے اور آپ کی آخرت
بھی شامل ہے ۔ تو یہ جو سلاسل ہیں سارے چشتیہ قادریاں سہبوندیاں ،رشمنیہ
،عظیمیہ ان کے جو بزرگ ہیں انہوں نے جتنی بھی تعلیمات پھیلا ئی ہیں وہ سب
کی سب وہی تعلیمات ہیں جو اللہ کی قربت سے تعلق رکھتی ہیں جو اللہ سے
قریب کر تی ہوں ۔جو بند ہ کو اللہ کا دوست بناتی ہو اب اتنا بڑابادشاہ اللہ ہے
آپ اس کے دوست ہو گئے تو آپ کا کہے گا غم ہے بھائی اتنا بڑا اللہ ساری کائنات
کو چلا رہا ہے اربوں ،کھربوں ،سلبوں سب روٹی کھا رہے ہیں ۔آپ کی روٹی
کیسے پہنچے گی بھئی قربت ہو تی ہے دل میں حضوری سے قربت حاصل ہو تی
ہے ۔جس طرح اور سلاسل ہیں بہت سارے اسی طرح سلسلہ عظیمیہ بھی
سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃو السلام کے ارشاد اعلیٰ کے مطابق قائم ہوا اوراس
سلسلہ کا مشن ہی یہ ہے کہ علم کی اہمیت اجاگر کی جائے ظاہر کی جائے
علم حصولی اس لئے ضروری ہے کہ آپ حیوان سے انسان بن جائیں ۔اور علم
حضوری اس لئے ضروری ہے کہ آپ کی ساری دنیا پر فقیرت قائم ہو جا ئے ۔
یہاں کی وہاں بھی آسمانوں میں بھی سلسلہ عظیمیہ نے سیدنا حضور علیہ
الصلوٰۃو السلامکا منشاہ اور ارشادکے مطابق حضور قلندر بابا اولیا ئ نے تعلیمات
کو عام کیا ۔سارے سلسلوں نے کیا مختلف طریقوں سے اب یپ آسانی طریقہ ہے
اس سے بہت زیادہ لوگ اس میںپڑ گئے تو انہوںنے بھی عظیمیہ سلسلہ والے نے
علم کا ایک سلسلہ قائم کیا ہے۔ اب اگر وہ تعلیمات حاصل کر لی جا ئیں تو
ظاہر ہے آپ کو اللہ کی دوستی کا شرف حاصل ہو تا ہے ۔اللہ تعالیٰ جو چاہے۔
اس کے حق بھی پورا کردیں ۔آپ سب کو اس لئے بلا یا ہے ایک تو ہو نا ہے بیت
کہ آپ بیت ہو گئے فارم بھر دیا بھئی ہم مرید ہو گئے اس کا کوئی فائدہ نہیں
ہے مرید ہو گئے چلو ٹھیک ہے آپ سے وابسطہ ایک شخص ہے آپ اسے نیک
سمجھیں اللہ اسے نیک کرے ۔اصل چیز جو ہے اس شخس کے پاس جو اللہ تعالیٰ
کا علم ہیوہ آپ سیکھیں مرید ہو گئے کیا فائدہ ہوا بھئی مرید ہو گئے چلو ٹھیک

ہے بات تو یہ ہے آپ ایک اسکول میں داخل ہو گئے ۔کبھی اسکول پڑھنے ہی
نہیں گئے ۔تو آپ کو بے وقوف کہا جا ئے گا یا عقل مند کہا جا ئے گا ؟کیوں بھئی
...؟اب اسکول میں داخل بھی ہو گئے اور پڑھنے بھی نہیں جا رہے تو سلسلہ
عظیمیہ میں داخلے کا سب سے بڑا مقصد اور منشاء یہ ہو نا چاہئے کہ سلسلہ
عظیمیہ کی جو تعلیمات ہیں روحانی وہ آپ سیکھ لیں اب روحانیء علوم
سیکھنے کے لئے آداب ہیں ۔اب دیکھیں آپ اپنے بچوں کو اسکو ل میں داخل
کرواتے ہیں اس کی ایک یونیفارم ہوتی ہے ۔ کتابیں ہو تی ہیں ،کاپیاں ہو تی
ہیں ،یونیفارم ہو تے ہیں ،فیس ہو تی ہے ،اسکول میں بیٹھنے کے لئے کرسیاں ہو
تی ہیں ،ساری ضروریات اگر پوری نہ ہو توآپ دنیا میں علم بھی نہیں سیکھ
سکتے۔اسکول ہو ئے نہیں کہا ں سے آگئی تعلیمات اسکول ہے اس میں ٹیچر نہ
ہو آپ کہاں سے علم سیکھ لیں گے۔اسکول ہو آپ فیس نہ دیں تو کون داخل کر
ے گا ااسکول میں تو یہ ضروریات ہیں ہر چیز کی ۔آپ گھر بنا نا چاہتے ہیں
اینٹیں ہی نہ ہو ں گھر کہاں سے بن جائے گا ،نقشہ ہی نہ پاس کروائیں گھر
کہاں سے بن جائے گا ،سمنٹ نہ ہو لوہا نہ ہو گھر کہاں سے بن جائے گا ،تو
سلسلہ میں محز اس لئے داخل ہو نا جی ہم مرید ہو گئے۔کل کو جی ہماری دنیا
بھی اچھی ہو جائے گی ۔ اور دین بھی اچھا بھئی کیسے ایک آدمی سلسلہ میں
داخل ہو گیا اس نے کوئی نمازہی نہیں پڑھی،روزہ ہی نہیں رکھا تو کیا اس کی
آخرت اچھی ہو جائے گی ۔محزمریدوں نے کیوں بھئی ...؟ہو جائے گی ...؟نہیں
ہو گی ۔بھئی ایک آدمی اسکول میں داخل ہو گیا کبھی کلاس میں بیٹھا ہی نہیں
حاضری ہی نہیں لگی کیا وہ میٹرک ہو جائے گا ؟وہ اگر بیس سال بھی اسکول
میں پڑا رہے گا تو میٹرک نہیں ہو گا ۔تو آپ حضرات اس سلسلہ میں داخل ہو
ئے ہیں اس کے پیچھے جو آپ کا مقصد ہے آپکو پتا ہو ناچاہئے کہ وہ کیا ہے۔آپ
لو گوں نے جو فارم پڑھے ہیں بیت کے فارم اس میں تین خانے لکھے ہو ئے ہیں ۔
آپ بیت کیوں ہو ناچاہتے ہیں ؟دنیا وی غرض کے لئے ،کشمو کلامات کے
لئے ،ناوری کے لئے کیا اللہ کے کچھ جاننے کے لئے۔ہر شخص یہی لکھتا ہے کہ اللہ
کو جاننے کے لئے بیت ہو رہے ہیں ۔اور اگر کو ئی آدمی یہ کہتا ہے کہ میں تو دنیا
کے ابددو مقاصد کے لئے ہو رہا ہو تو ایسا کو ئی آدمی ابھی تک بیت ہوا نہیں تو
اس کا مطلب یہ ہے آپ نے فارم بھر کے اس بات کا معائنہ کیا ہے اپنی روح سے
کہ ہم روحانی علوم سیکھنے کے لئے بیت ہو ئے ہیں ۔روحانی علوم اس لئے
سیکھنے کے لئے بیت ہو ئے ہیں کہ ہم رسول اللہﷺ کی شفات کے متمنی ہے ۔
روحانی علوم ہم اس لئے سیکھنا چاہتے ہیں کہ رسول اللہﷺ سے ہمیقربت
حاصل ہو ۔ہمیں اس بات کا علم ہو کہ فرشتے کیا ہیں ۔ہمیں اس بات کا علم
ہو کہ جنات کیاہیں ۔ہمیں اس بات کا علم ہو کہ دوزخ کیا ہیں۔ہمیں اس بات
کا علم ہو کہ جنت کیا ہیں،ہمیں اس بات کا علم ہو کہ ہم جنت میں کیسے جا
سکتے ہیں،ہمیں اس بات کا علم ہو کہ ہم دوزخ سے کیسے بچیں ۔اس لئے آپ
حضرات بیت ہوں ۔پھر بھی آپ کع اگر اس میں کوئی شک ہو شبہ ہو اپنا فارم

نکل وائیں اور عام فارم لے لیں اس میں آپ کو تین خانے ملیں گے ۔آپ بیت کیوں
ہو ناچاہتے ہیں ؟دنیا وی غرض و مقاصد کے لئے ،کشمو کلامات کے لئے ،یااللہ کو
جاننے کے لئے کہ آپ لوگوں کو یاد ہے لکھا ہوا ہے۔ ابھی اگر آپ نے اس میں لکھا
میں اللہ کو اللہ کے رسول کو جاننے کے لئے ان سے قربت کے لئے بیت ہو نا چاہتا
ہوں تب آپ لوگوں کو سلسلے میں داخل کیا گیا ہے۔ ورنہ منا کر دیا گیا ہے ۔آپ
نے ایک اگریمنٹ کیا ہے۔ معاعدہ کیا ہے۔ ہم سلسلے میں اس لئے داخل ہو رہے
ہیں کہ ہمیں اللہ کا جا ننا ہے ۔فرشتونکو جاننا ہے ۔جنات جو جاننا ہے ۔رسول
اللہ کی تعلیمات پر عمل کر نا ہے ۔ہمیں دوزخ سے بچنا ہے ۔ہمیں جنت میں
جا نا ہے ۔بھئی اس لئے تو آپ نے بیت کی یا اور کوئی غرض ہے بتائیں اگر کوئی
اور غرض ہے تو فارم آپ کا نا منظور کر دیتے تھے نہیں بھئی نہیں دنیا کے لئے آپ
کسی اسکول میں جا ئیں وہاں کہے گے جی میں تو لو ہار کا کام سیکھنے کے لئے
داخل ہو نا چاہتا ہوں تو اسکول والے کیا کہے گے کہ لو ہار کا تو کام یہاں نہیں
سیکھا یا جا تا ۔آپ کہے جی میں درزی کا کام سیکھنے کے لئے ہائی اسکول میں
داخل ہو نا چاہتا ہوں۔ کہے گا بھئی ہائی اسکول میں تودرزی کاکام نہیں سیکھا
یا جاتا کوئی اور استاد پکڑو ۔آپ نے جب یہ فارم بھر دیا کہ ہم روحانی علوم
سیکھنے کے لئے بیت ہو نا چاہتے ہیں ۔تو آپ بتائیں آپ کی ڈیوٹی کیا بنی ...؟کیا
بنی آپ کی ڈیوٹی بتائیں ...؟کیا بنی ڈیوتی آپ کی ...؟ہیں بھئی کیا ڈیوٹی بنی
...؟ہیں زور سے بولو یار کیا ہوا...روحانیت سیکھنے کے لئے نے اگر آپ معاہدہ کیا
آپ نے جب روحانی علوم سیکھنے کے لئے معاہدہ ہو گیا نے دستخط کر دیا آپ نے
اگر آپ روحانی علوم نہ سیکھیں تو اب یہ معاہدے کے خلاف فرضی ہو ئی یا
نہیں ؟کیوں بھئی ...؟اب جب آپ بیت نہیں تھے آپ نے معاہدہ نہیں کیا تھا آپ
جانے اللہ جا نے اب آپ بیت بھی ہو گئے دستخط بھی کر لیا معاہدہ بھی کر لیا اب
اس معاہدے پر آپ عمل نہیں کر رہے ۔اب آپ یہ بتائیں کہ بیت ہو نے سے آپ
کا فائدہ ہوا یا نقصان ہو اکیا ہوا تو آپ کیا اپنا نقصان کرنے کے لئے بیٹھے ہوئے
ہیں۔ اب بیت ہو نے کے بعد کیا چاہئے آپ کوایک تو یہ چاہئے جو اسباق آپ کے
لئے اسباق پڑھنا بھی تو علم سیکھنا ہے نہ بھئی اسکول میں آپ جائیں گے داخلے
ہو نگے تو اسکول والے بھی تو کچھ پڑھائیں گے نہ آپ وہ علو م نہ پڑھیں ہوم
ورق نہ کریں اسکول والے کتنے دن رکھے گے آپ کو اسکول میں کتنے دن رکھے
گے ؟کتنے دن رکھے گے اسکول والے...؟بھئی نہ تو آپ اسکول جارہے ہیں نہ پڑھ
رہے ہیں نہ ہوم ورق کر رہے ہیں تو اسکول والے کتنے دن رکھے گے آپ کو ...؟
نہیں رکھے گے نہ تو اب سلسلے میں داخل بھی ہو گئے آپ نے معاہدہ بھی کر لیا
اور دستخط بھی کر دئیے اب علم نہیں سیکھ رہے آپ یہ تو بہت بڑا اگر آپ غور
کریں یہ تو بہت بڑا عجیب بات ہو گئی آپ معاہدہ کی خلاف فرضی کر رہے
ہیں اللہ کے ساتھ اس سے یہ بہتر ہے آپ بیت ہی نہ ہو اس سے یہ زیادہ بہتر
تھا کہ آپ نے معاہدہ تو نہیں کیا نہ کم از کم اب جب آپ نے فارم بھر دیا اور اس
خانے میں آپ نے ٹیک لگا دیا بھئی میں اس اسکول میں اس لئے داخل ہو رہا ہو

ں ۔ میں اس لئے بیت ہو رہا ہو ں کہ میں نے اللہ کو جاننا ہے ہمینے اللہ کے
پیغمبروں کو جاننا ہے ہمیں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیمات پر عمل
کر نا ہے ۔اب آپ نے دستخط کر دئیے کیا ہوا معاہدہ ہی ہو گیا نہ یہ تو آپ اللہ
کو نہیں جا نتے ۔رسول اللہﷺ کی تعلیمات پر عمل نہیں کر تے ۔اس کوبھی نہیں
سیکھتے تو اب آپ معاہدے کے خلاف فرجی کر رہے ہیں یا معاہدے کی پازداری کر
رہے ہیں ہزور سے بتائیں ہیں اب خلاف فرضی کا انعام ہو تا ہے یا سزا ہو تی
ہے ۔تو آپ کر کیا رہے ہیں بھئی ...اس سے یہ بہتر نہیں تھا آپ بیت نہ ہوتے
مطلب خلاف فرضی تو نہ ہو تی ۔آپ نے لکھ کر دے دیا دستخط کر لیا کہ میںنے
بھی نئے سلسلہ میںاس لئے داخل ہو رہا ہوں کہ میں رسول اللہﷺ کو جانو نگا ان
کوپہچانوں گا ۔اللہ کو جانو نگا، ان کوپہچانوں گا،اللہ کا عر فان حاصل کروں
گا ،اللہ کی کتاب سے واقفیت حاصل کر وں گا فرشتوں کا پتا کروں گا ہوے کیا
ہیں وہ سب لکھا ہوا ہے اب اس کی وعدہ خلافی ہو رہی ہے اب یہ بتائیں آپ
بالکل ایمانداری سے کہ آپ کو فائدہ ہو گا یا آپ گھاٹے کا سودا کر رہے ہیں ۔جی
...تو یہ آپ سب لوگوں کواس لئے اکٹھا کیا گیا ہے کہ کیوں کہ آپ سلسلہ میں
داخل ہو گئے اللہ نے آپ کو یہ سعادت عطا فرمائی اس کے پیچھے یہ بھی ہے اگر
رسول اللہﷺ سے محبت نہ ہو تی ،عشق نہ ہو تا ،جذبہ نہ ہو تا تو آپ سلسلہ
میں آتے ہی نہیں اس سلسلہ میں وظیفہ تھوڑی مل رہا ہے آپ کو لیکن آپ نے
سلسلہ کی تعلیمات حاصل نہیں کی تو پھر یہ معاہدے کے خلاف ہو گیا یہاں تو
دنیا میں تو کوئی نہیں پوچھ رہا ہے آپ کو اللہ تو پوچھے گا نہ بھئی تم کو کہا
کس نے تھا تم مرید ہو کیوں کسی نے کہا تھا کسی نے جا کر خوشامدکی تھی
آپ کی یا کوئی کسی نے ڈرایا تھا یا کسی نے آپ کو لالچ دیا تھا کہ بھئی تم مرید
ہو جائو تم کروڑ پتی ہو جا ئو گے ۔ایسی تو کو ئی بات نہیں ہے جب آپ نے
معاہدہ کیا تو یہ معاہدہ کس کے ساتھ ہوا بھئی ...اللہ کے ساتھ ہوا تو اگر آپ
نے روحانیت نہیں سیکھی یہ معاہدے کے خلاف فرضی ہے اب بجائے اللہ تعالیٰ
معاف کرے ،بجائے جزا کے یہ تو ہم سزا کا کام کر دیا مہربانی فرما کر سلسلہ
میں داخل ہو گئے ہیں اسباق کی بھی پابندی کعیں کوئی اسباق مشکل نہیں ہے
تو اگر اس میں نماز کی پابندی کہی جارہی ہے تو وہ بھی پابندی کریں ۔اب سب
سے بڑی بات یہ ہے کلاس آپ نے کیو نکہ کلاس کے بغیر کوئی علم آتا ہی نہیں
ہے یا آتا ہے؟آتا ہے ...؟کلاسوں کے بغیر کوئی علم آتا ہے اگرآپ کڑھائی کاکام
سیکھیں وہ بھی کلاس لے گا آجا بھئی کس طرح پکڑیں اس طرح پکڑیں وہ بھی
سیکھا ئے گا ۔لوہار کا کام سیکھیں اس کا بھی شاگرد بھی ہونگے ۔لوہار کا کام
سیکھنے نہ جائیں لوہار کے پاس یا جاتے رہے وہ نہ پکڑیں ہاتھوڑاہاتھ میں کبھی
بھی نہیں سیکھ سکتے ۔اب یہ آپ سب حضرات کو اس لئے آپ کے جو اکیڈمی کے
پرنسپل صاحب ہیں بیگ صاحب انہوں نے آپ کو اس لئے جمع کیا ہے کہ بھئی
جب آپ نین ایک معاہدہ کیا ہے اس معاہدے کی پازاری کرو اور علم سیکھو ۔
خالی بیت ہو نے سے کو ئی فائدہ نہیں ہمیں تو کہتا ہوں کوئی فائدہ نہیں ایسے

ہی خاماخاں آپ نے معاہدہ کر لیا اور یہ معاہدہ کی خلاف فرضی ہو رہی ہے
اس سے یہ بہتر نہیں تھا کہ بھئی آدمی بیت ہی نہ ہو ۔کیو ں بھئی آپ سے
زبردستی تو نہیں کی کسی نے کہ بھئی ڈنڈا ماروں گا ورنہ تم عظیمی بن جائو ۔
نہیں کی نہ کسی نے بھئی اس کے لئے آپ وقت نکالیں کلاسیں لیں اچھا اب ایک
اور بات ہے الحمد اللہ سلسلہ عظیمیہ آپ کو فری کلاسیں دے سکتا ہے اللہ کا
بہت بڑا کرم ہے ۔آپ کع فری پڑھائیں گا بھئی اور روٹی بھی کھلا دے گا ۔اللہ کی
دی ہو ئی سعادت اگر آپ چاہے تو کرایہ بھی دے دیں گے ۔لیکن کیا ہوا گا علم
کی قیمت نہیں لگے گی۔دیکھئے جنتا اسکول کی بڑی فیس ہو تی ہے وہاں لو گ
زیادہ تمنا کر تے ہیں ۔تمنا کر تے ہیں کہ ہمیں یہا ں داخلہ مل جا ئے ۔اب ایک
اسکول ہے اس کی فیس ہے تین سو روپے وہاں کو ئی جاتا ہی نہیں ہے ۔اور
جاتا ہے تو پڑھ کے ہی نہیں دیتا اور ایک اسکول ہے اس کی فیس ہے تین ہزار
روپے وہاں سفارشیں کرواتے ہیں لوگ اور داخلہ بھی آپکے سامنے ہے تو جب تک
آپ کسی چیز کی ویلیو نہیں لگا ئے گے قیمت نہیں لگائیں گے اس وقت تک کوئی
چیز آپ کے لئے کم رہے گی ۔بھئی ایک چیز آپ کو مفت مل جائے ۔ایک چیز آپ
محنت مزدوری کر کے تنخاہ سے لیں کس کی قیمت زیادہ ہو گی ؟کس کی قیمت
زیادیہ ہو گی ؟ایک چیز مفت میں مل گئی اورایک چیز آپ نے محنت مزدوری کر
کے خود خرید لی قیمت کس کی زیادہ ہو گی ...ہیں...؟جو خریدی ہے اس میں
آپ نے پیسہ خرچ کیا ہے اللہ تعالیٰ بھی فرماتے ہیں الا حب ...ہمارے بندے جو اللہ
کی محبت میں خرچ کرتے ہیں یتیموں میں اور مسکینوں میں تو بھی اللہ اللہ کو
کیا ضرورت ہے ۔تمہارے پیسے لینے کی اللہ تو نہ کھا تا ہے نہ پیتا ہے نہ اللہ کو
زکوٰۃ کی کیا ضرورت پڑی ۔بات یہ ہے کہ کیونکہ انسان پیسے سے کسی چیز کی
قیمت لگاتا ہے اس لئے اللہ بھی کہتا ہے پیسے خرچ کرویعنی کہ زکوٰ ۃ دومجھے
زکوٰۃ اللہ میاں کو کیوں کیا وہ روٹی کھا رہے ہیں ۔حج کرو بھئی اللہ میاں کیا
فرشتے کم ہیں۔بھئی نہ جائیں مسلمان اللہ ہ کرے اللہ نہ کرے لیکن اگر فرض
کرو وہا ں لوگ کم ہو ں تو وہاں تو وہ حدیث میں آیا ہے ہر وقت فرشتے ہو تے
ہیں ۔ یہ کسی چیز کی قیمت لگا نے کے لئے پیسے بھی چاہئے یہ ضروری نہیں
ہے آدمی ننگے بھوکے ایک بھی پیسے چاہئے ،اب بھی اگر تم مفت میں پڑھو گے تو
بھئی عربی مدرسے کھولے ہو ئے ہیں خوب روٹیاں ملے گی وہاں میں نہ منا کر تا
وہاں جاکر داخلہ لے لو ۔تو اس علم کی جو ہے قیمت تو کوئی نہیں ہے یہ تو
بالکل کوئی قیمت نہیں ہے ۔ تو انسان پیسے کی قیمت لگا تا ہے ۔اس میں آپ
اپنے اسکول کو مالی اعتبار سے مستحکم کر یں ۔اس میں اچھی اچھی کاپیاں بھی
لیں کتابیں بھی خریدیں ۔کاغذ ایک پھٹا پرانا اور اچھا کاغذ لیں قلم لیں بہترین
لباس پہنیں ۔جیسے اسکول کے یونیفارم ہو تے ہیں آپ اپنے اسکولوں کے یونیفارم
کیوں نہیں بناتے بھئی...؟کتنا اچھا لگے گا میرے بیٹیاں میرے بچیاں سفید روپٹے
اوڑیں شلوار قمیض جو بھی ہے اس کا ایک یونیفارم بنا لیں ۔بچے ہیں میرے سب
بچے ہیں کہ بھئی واسکٹ بنا لیں ۔جو بھی ہے جب ایک یونیفارم میں جب آپ

سب لوگ پڑھیں گے آپ کا خود بھی ذہن ہو گا اور پھر دوسری یہ کہ جب لوگ
دیکھیں گے واہ اسکول ہے یونیفارم ہے ۔عورتوں کا الگ ہے بچوں کا الگ ہے ۔
لڑکوں کا الگ ہے تو اس سے یہ ہو گا کہ دوسرے لوگوں کو بھی یہ پتا چلے گا
روحانیت بھی کچھ ہے ۔یہ پھٹے پرانے کپڑے کا مطلب روحانیت نہیں ہے ۔وہ پھٹے
پرانے کپڑے روحانیت کی نشانی ہے ۔کہا ں ہیں بتائو ...؟بڑے پیر صاحب بتائو
انہوں نے کب پھٹے کپڑے پہنے ان کا تو یہ حال تھا ایک کوئی آدمی کپڑا بوند کر لایا
بادشاہ کو پیش کیا اس نے بادشاہ نے کہا میلا ہے تو اسے تکلیف ہو ئی اس نے
ایک امید قائم کر لی تھی خیر وہ وہاں سے اٹھا بادشاہ کے پاس سے وہ بڑے پیر
صاحب کے پاس چلا گیا حضرت شیخ عبد القادری جیلا نی کے پاس وہاں انہوں نے
کہا لے لواس نے کہا میں بادشاہ کے پاس گیا تھا تو انہوں نے اس کا کرتا سلوا لیا
جو کپڑا بادشاہ نہیں خرید سکاوہ بڑے پیر صاحب نے خرید لیا اس کا کرتا بھی بنا
لیا اور جب وہ کپڑا کاٹا گیا تو وہ کپڑا کم پڑ گیا تو دامن کے پاس سے کپڑا کم
پڑگیا تو انہوننے کہا حضوت یہ تو کپڑا کم پڑ گیا انہوں نے کہا اس میں کو ئی
جوڑ لگا دو اس میں جوڑ لگ گیا ۔تو بادشاہ کو جب پتا چلا کہ بڑے پیر صاحب نے
وہ کپڑا خرید لیاجو بادشاہ نہیں خرید سکتا تھا ویہ ناراض ہو گیا ۔میں یوں کروں
گا میں ویوں کروں گا جیسے بادشاہ کی عادت ہو تی ہے ۔وزیر بڑا ہو شیار تھا
انہوں نے کہا ایسا نہیں کرنا سلطنت ختم ہو جائے گی ۔میں جا کر پتا تو کروں
کیا ہوا کس طرح ہوا ۔کیسے انہوں نے خرید لیا کپڑے کو جو بادشاہ نہیں خرید
سکا خیر اس نے سمجھا یا ومجھا یا اب وزیر صاحب گئے ۔وزیر صاحب گئے تو
اتفاق سے بڑے پیر صاحب کرتا پہنے بیٹھے تھے تو انہوں نے پو چھا بھئی انہوں نے
دے دیا میں نے خرید لیا جتنے پیسے اس نے مانگے میں نے دے دئیے۔پھر وہ دیکھا تو
جوڑ لگا ہوا تھا ۔بہت زیادہ قیمتی کپڑے پر اچھا ہی کپڑا ہوگا برحال جوڑ لگا ہوا
تھا تو انہوننے کہابھئی یہ جوڑ کیا ہے ۔انہوں نے کہا بھئی یہ کپڑا کم پڑ گیا تھا
جب ان سے کہا کہ حضور کپڑا تو کم پڑ گیا تو انہوں نے کہا کسی کپڑے کا جوڑ
لگا دو ۔بس وہاں سے وہ اٹھ گیا اور بادشاہ کے پاس گیا کہ ان کو نہیں چھیڑنا
تمہاری سلطنت خراب ہو جا ئے گی ۔اس نے کہا میری سلطنت کیسے ختم ہو
جائے گی ۔کہتے ہیں بھئی سلطنت اس لئے ختم ہو جائے گی ۔اتنا قیمتی کپڑا ایک
تو خرید لیا انہوں نے جب اس نے کہا نے بادشاہ نہیں خرید سکا اس نے کہا ہو گا
میں لوٹ گیا کہا ہی ہو گا نہ ایک تو کپڑا خرید لیا اور دوسرا یہ انہوں نے اس
کپڑے میں ایک معمولی کپڑے کا جوڑ لگا دیا اس کا مطلب یہ ہے ان کے ذہن میں
کپڑے کی کوئی اہمیت نہیں ہے اس بندے کی ضرورت پوری کرنے کی اہمیت تھی
اس لئے خرید لیا تو اجس بندے کے ذہن میں دنیا کی کو ئی اہمیت نہیں ہے
تمہاری سلطنت ختم ہو جائے گی اگر تم نے گڑ بڑ کی ۔علم جوہے علم ایک علم
دنیا داری کا ہے ۔ اس دنیا داری کے علم کو سوائے دنیا کے کچھ نہیں آتا ۔آدمی
دھکے کھا تے پھر تا ہے نوکری کر لوں یہاں سے نوکری چھوڑ کر وہاں لے لوں۔ اب
بوس ناراض ہو گیا ۔اب ایک علم ہے اللہ تعالیٰ کا علم تو دنیا کا علم سیکھنے سے

فرشتہ آپ کے طادے نہیں ہو تے۔اللہ تعالیٰ کاعلم سیکھنے سے فرشتہ طادے ہو
جاتے ہیں ۔بھئی اس علم کی قیمت بھی تو لگائو پھر اب میں نے کامران صاحب
سے کہہ رہا تھا میں تو اگر یہ لوگ فیس نہیں دے سکتے چلو مفت پڑھادو لیکن
مفت کی کوئی اہمیت ہی نہیں ہو تی ہےالحمد اللہ ...اللہ تعالیٰ نے ہمیں نوازہ
ہے بہت ہم آپ کو کھا نا بھی کھلا دیں گے اپنے پاس سے کیا کہتے ہیں اللہ کا بڑا
انعام ہے آپ سب لو گ مل جل کر یونیفارم بھی سیلیں گے ۔کتابیں بھی مفت دیں
دے گے ۔فیس بھی نہیں لیں گے لیکن کیا ہو گا بھئی کیا ہو اگا ...؟اہمیت نہیں
ہو گی علم کی اہمیت نہیں ہو گی۔جس اسکول کی زیادہ فیس ہو تی ہے اس
کی اہمیت ہو تی ہے یا نہیں ہو تی۔آپ لوگ اس سلسلے میں آئے ہو اچھا فیس
بھی کوئی ایسی نہیں ہے خدانخستہ کو ئی آپ کہے جی اچھے پیر صاحب ہیں
انہوں نے تو اتنی فیس لے لی اتنے تو ہمارے گھر میں روٹی نہیں پکتی لیکن قیمت
حضور قلندر بابا اولیاء فرمایا کر تے تھے ویلیو ہو نی چاہئے۔اب یہ اولیاء اللہ تھے
ابھی بھی ہیں ۔چالیس، چالیس ،چالیس ،چالیس سال اپنے پیرو مرشد کی خدمت
کر تے تھے کرتے تھے یا نہیں کر تے تھے ؟پانی بھر تے تھے یہ خواجہ غریب نواز
چشتی رحمتہ اللہ نے چالیس سال خانکہ کا پانی بھر ا ہے اور چالیس سال پیر
خانے میں رہے دن رات اور چالیس سال کے بعد انہوں نے بلا یا پیر صاحب نے ان
کے حضرت عثمان ہارونی نے بلا یا اور انہوں نے کہا بھئی تمہیں کتنے دن ہو ئے
انہو ں نے کہاجی میں تو جوان آیا تھا بوڑھا ہو گیا اب کیا ارادہ ہے بس کچھ
نہیں ارادہ کیا ہو گا ہمیں یہاںرہوں گا آپ کی خدمت کروں گا اورکوئی غرض
نہیں ہےاچھا وہ خوش ہو گئے اس بات پر او ر دو انگلیاں کر کے کہامعین الدین ان
دو انگلیو ں کے درمیان کیا دیکھتا ہے ؟انہوں نے کہا حضور اٹھا رہ ہزار عالمین
دیکھ رہا ہوں ۔انہوں نے کہا دیلی چلے جائو چالیس سال حضور قلندر بابا اولیائنے
مجھ سے فرمایا میں نے پو چھا اتنا بڑا درجہ اللہ نے آپ کو دیا کہا نہیں وہ تو اللہ
کی مہربانی ہے ۔حضور پاکﷺ کی عنایت ہے ۔لیکن خواجہ صاحب میں نے چالیس
سال نیزے کی ہاشم میں گزارے نیزے کا کیا مطلب جس میں آدمی مر جا تا ہے
نیزہ اس تکلیف کو کہتے ہیں کہ جس میں آدم ی مر جا تا ہے ۔بس یعنی اس
سے زیادہ کوئی تکلیف نہیں انہوں نے فرمایا چالیس سال نیزے کی نہال میں
گزری میں نے اللہ کی مہربانی ہو گئی ۔ویسے بھی آپ دیکھیں آپ اپنے بچوں کو
تعلیم دلواتے ہیں آپ کو کتنی تکلیف ہو تی ہے ۔صبح سویرے اٹھنا بچوں کو
یونیفارم پہنانا ،ناشتہ کرنا ،ناشتہ دینا ،اسکول چھوڑ کر آنا پھر لیکر آنا بچے تو
نہیں جانا چاہتے بچارے وہ تو روتے ہیں صبح اٹھنے سے جاتے ہو ئے ۔تو کیا
روحانیت کی اتنی بھی قیمت نہیں لگا ئیں گے آپ جتنی ایک بچے کو اسکول میں
بھجنے کے لئے لگا تے ہیں ۔اگر قیمت نہیں لگا ئیں گے تو مجھے یہ بتائو پھر بیت ہو
نے کی کیا ضرورت ہے ۔کیا ضرورت تھی آپ کو خاماخاں اپنے گلے میں پٹا ڈالاہم
مرید ہیں کچھ سیکھو خدا کے لئے کچھ سیکھو ۔مرید جو یہ پیرومرشد ہو تے ہیں
نے یہ ہمیشہ نہیں بیٹھے رہتے ہیں کوئی نہیں بیٹھتا وہ مر جا تا ہے ہمیں تو ابھی

مر گیا تھا آپ لوگوں کی دعائوں کی قربانیوں سے پھر زندہ ہو گیا اگر میں مر جا
تا تو مجھے مرے ہوئے ایک سال ایک مہینے ہو گیا ہوتا نہ میں آپ کو بات سناتا
نہ آپ میری بات سنتے۔ اللہ تعالیٰ کے انعامات سے فائدہ اٹھائو کوشش کرو جو
اقراض و مقاصد ہیں وہ پورے ہوں۔ اسباق پوری پابندی سے اپنے پڑھو۔ جو علوم
اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو رسول اللہ ﷺ کے علوم سیکھنے کی توفیق عطا
فرمائے۔ اور اللہ تعالیٰ ہمیں دین و دنیا کی ساری نعمتیں عطا فرمائے۔ ربنا اتنا
فی دنیا حسنہ...وصلی تعلی علی خیر ...السلام و علیکم ورحمتہ اللہ ...اختتام

★★★★★★★.